مقالات

تحریر: ڈاکٹر محمد عجاج الخطیب
ترجمہ: محمد مسعود عبدہٗ

اسماء و صفاتِ باریٔ تعالیٰ

وسعت، جامعیت، تعداد اور اُنکے معانی

زیرِ نظر مقالہ، ڈاکٹر محمد عجاج الخطیب سابق رئیس علوم القرآن والسنّۃ جامعہ دمشق کی گرانقدر، بلند پایہ، علمی کتاب "فی رحاب اسماء اللہ الحسنیٰ و صفاتہ العلیا ـــــ عددھا معانیھا، دلالاتھا و ماورد فیھا" کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ کتاب بیروت میں پہلی مرتبہ ۱۴۰۸ھ میں شائع ہوئی ـــــ افادۂ عام کی غرض سے ملک کے نامور ادیب جناب محمد مسعود عبدہٗ نے اردو قالب میں ڈھالنے کے بعد یہ بیش قیمت، خوبصورت تحفہ قارئین "حرمین" کی خدمت میں پیش کیا ہے ـــــ دعا ہے، اللہ تعالیٰ مصنف اور مترجم کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین!

(ادارہ)

مقدمہ

اللہ جلّ شانہٗ جس کی ذات حقیقی حمد و ثنا کی حقدار ہے، اس کی حمد و ثناء کے بعد ہم اسی سے اپنی کوششوں میں کامیابی کے لیے اعانت اور گناہوں سے مغفرت کے طلبگار ہیں۔ ہم اپنے نفوس کے شر اور اعمال کی برائیوں سے بچنے کے لیے اسی کی بارگاہ میں پناہ کے خواہاں ہیں۔ ہم اس بات کی شہادت بھی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے سوا اور کوئی معبود نہیں، نیز یہ گواہی دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس کے بندے اور رسول ہیں ـــــــ ہادیٔ برحق ہیں، رحمۃ للعالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپؐ پر درود وسلام بھیجے، نیز آپؐ کی آل، اصحابؓ اور ان لوگوں پر، جنہوں نے آپؐ کے اسوۂ حسنہ کی اتباع کو اپنی زندگی کا جزوِ لاینفک بنالیا ہے۔ اس کے بعد میرے لیے لازم ہے کہ میں اپنے آپ پر اللہ تعالیٰ کے بے حد انعام واکرام اور فضل واحسان کا تذکرہ بھی کروں، جس کے سبب میری یہ کتاب "فی رحاب اسماء اللہ الحسنیٰ وصفاتہ العلیا" (اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان، وسعت وجامعیت کے حامل اسماء الحسنیٰ اور اس کی اعلیٰ ترین صفات) آپ معززین کے ہاتھوں میں ہے۔

میری اس کوشش کا اولین مقصد، عام لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں صحیح عقیدہ کا مفہوم فراہم کرنا اور بیدار دلوں میں مضبوط جڑوں والے، زمین میں پیوست درخت کی طرح ایمان وایقان کو دائم وقائم کرنا ہے۔ ملّتِ اسلامیہ کا ہر وہ فرد میرے پیشِ نظر ہے، جس کے دل کی دھڑکنوں کا اثاثہ اللہ تعالیٰ کی یاد ہے ـــــــ اور اس نے اللہ العظیم کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین، قرآنِ حکیم کو اپنا دستورِ حیات اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا رسولِ برحق تسلیم کرلیا ہے ـــــــ نیز جس نے مان لیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلۂ رسالت ختم ہوا، آپؐ کی بعثت سے تمام دنیا نے انسانیت پر نیکیوں اور بھلائیوں کی صبحِ درخشاں طلوع ہوئی، آپؐ نے قافلۂ انسانیت کو گمراہی کے اندھیرے صحراؤں سے نکالا اور نورِ ہدایت سے روشن بستیوں میں بسایا ـــــــ انسان کو انسان کی جابرانہ غلامی سے نجات دلاکر وحدہٗ لاشریک ربِّ رحیم کی عبادت کے آداب سکھائے، باطل کو چھانٹا اور حق کی راہ روشن کی ـــــــ علیہ التحیۃ والسلام!

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی اتباع کرنے والے افرادِ امت کی اجتماعی اور انفرادی زندگی میں تعمیری انقلاب بپا کرنے کے لیے اسماء اللہ الحسنیٰ کی تصریحات یقیناً مؤثر ثابت ہوں گی، ان کے ایمان وعرفان میں نکھار آئے گا اور ایک مرتبہ پھر ملّتِ اسلامیہ، اللہ جلّ شانہٗ کے اسماء الحسنیٰ کے وسیع وعریض سایہ میں جمع ہوگی۔ اس امت کے تمام افراد اللہ ربّ العزت کی رحمتوں کے شفاف چشموں سے سیراب ہوں گے، بے قرار دلوں کو قرار ملے گا، غمگین روحیں مسکرائیں گی ـــــــ اور

پھر سب کے سب ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ دیئے ایک مضبوط چٹان بن کر اپنی تمام تر توجہ نیکیوں اور بھلائیوں کے حصول پر مرکوز کر دیں گے ـــــ مشکل گھاٹیوں کو سر کر کے ایک بار پھر اقوامِ عالم کی قیادت سے سرفراز ہوں گے، ان شاء اللہ العزیز!

اسماء اللہ الحسنیٰ کی تشریح اور مفہوم و معانی پیش کرنے کا مقصد یہ بھی ہے کہ ان کے اثرات مسلمانوں کی داخلی اور خارجی زندگی کے روحِ رواں بن جائیں اور یہ بات ہر ایک کی سمجھ میں آ جائے کہ اسماء اللہ الحسنیٰ تختیوں پر کندہ کروا کر گھروں میں لٹکانے کے لیے نہیں، مجالس کی پیشانیوں کو سجانے کے لیے نہیں، نشست گاہوں میں اپنے سروں پر آویزاں کرنے کے لیے نہیں، کاروبار میں اپنی قسمت چمکانے کے لیے نہیں، محض تبرک اور حل المشکلات کا سامان سمجھنے کے لیے نہیں ـــــ بلکہ ان کا حقیقی مقصد اپنے دلوں کو نورِ ایمان سے منور کرنا ہے، اپنے اعمال و اخلاق کو سنوارنا ہے، وجدان و عرفان کو قوی تر بنانا ہے، زندگی کے انفرادی اور اجتماعی شعبوں میں ان کے اثرات کو یوں جاری و ساری کرنا ہے کہ مسلمان کے ہر قول و فعل میں ان کی جھلک نمایاں نظر آئے! ـــــ جیسے کہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

"إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ۔"

(الانفال: ۲،۳)

"بلاشبہ ایمان والے تو وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں، اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں ـــــ اور وہ لوگ جو نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے، اس میں سے (نیک کاموں پر) خرچ کرتے ہیں۔"

اسی بات کو ہمارے دلوں میں راسخ کرنے کے لیے اللہ رب العزت ایک دوسرے مقام پر یوں فرماتے ہیں:

"مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا" (الاحزاب: ۲۳)

"مومنوں میں کتنے ایسے ہیں کہ جو اقرار انھوں نے اللہ رب العزت سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا۔ پھر بعض تو ان میں ایسے ہیں کہ عہد پورا کر چکے اور بعض ان میں سے منتظر ہیں۔ اور انہوں نے (اپنے قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا۔"

اللہ رب العزت نے ان باعمل مسلمانوں کی شناخت بتا دی ہے، جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کا عہد کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک گروہ تو ہر وقت فرمانبرداری پر مستعد رہتا ہے، جبکہ دوسرا اپنے عہد کو پورا کرنے کی سند بھی حاصل کر چکا ہے اور مابعد کے فرمان کا منتظر ہے کہ کب حکم ملے اور کب یہ بغیر تامل کے اسے پورا کریں؟

اسی طرح میدانِ جنگ میں ایک اور گروہ کے حسن عمل کی تصدیق، بالتحقیق اللہ جل شانہٗ یوں فرماتے ہیں:

"اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ" (التوبہ ۱۱۱)

"اللہ تعالےٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال خرید لیے ہیں، جس کے عوض ان کے لیے جنت ہے۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے جاتے بھی ہیں۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے، تورات میں بھی، انجیل میں بھی اور قرآن میں بھی۔ اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے؟ ــــ تو جو سودا تم نے اس سے کیا ہے، اس پر خوش ہو جاؤ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔"

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے عہد کی وضاحت ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ز وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا ط اِعْدِلُوْا قف هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ز وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔" (المآئدۃ : ۸)

"اے ایمان والو! اللہ کے لیے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تمہیں اس بات پر مجبور نہ کر دے کہ تم عدل نہ کرو، عدل کیا کرو، یہی تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی خبر ہے۔"

علاوہ ازیں، اللہ رب العزت اپنے بندوں کے دلوں میں جس بات کو قولِ راسخ کی حیثیت سے دیکھنا چاہتے ہیں، اسے ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

"یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ط اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔" (الحجرات: ۱۳)

"اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو! اور اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا، خبر رکھنے والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے ہماری اجتماعی زندگی کی حقیقی صورت کو ان الفاظ میں واضح فرمایا ہے:

"اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ۔" (الحجرات: ۱۰)

"مومن سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"

چنانچہ جب تک ہماری اجتماعی زندگی میں یہ صفت پیدا نہیں ہوتی، ہمارے لیے عروج و کمال حاصل کرنا ناممکن ہے۔ معارجِ کمال کے لیے اللہ تعالیٰ نے اصول بیان فرمایا:

"وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط وَمَنْ

يُوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الحشر: ۹)

"اور وہ اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو مقدم رکھتے ہیں، چاہے خود فقر و فاقہ ہی میں کیوں نہ ہوں۔ اور جو شخص اپنی طبیعت کے بخل سے بچا لیا گیا، ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔"

"فلاح" ایسی، کامیابی کو کہتے ہیں جو کہ کسان، اپنے اناج کی بوائی، کٹائی اور تکمیلِ محنت کے بعد عمدہ ترین فصل کے حصول کی صورت میں پاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ہم اگر اپنی کوششوں کا پھل اور تمناؤں کا حصول چاہتے ہیں تو انفرادی اور اجتماعی طور پر ہمیں ایسے ہی کردار کا مظاہرہ کرنا ہوگا ——— اپنی عظمتِ رفتہ کو پالینے کے لیے ہمیں انہی افعال و اعمال کا حامل بننا ہوگا، جن کی نشاندہی اللہ تعالیٰ نے یوں فرمائی ہے:

"لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ" (المجادلۃ ۲۲)

"اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، آپ ان کو نہ پائیں گے کہ وہ ایسوں سے دوستی رکھتے ہوں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مخالف ہوں، خواہ وہ ان کے باپ، بیٹے، بھائی یا خاندان کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنے فیضِ غیبی (نورِ ایمان) سے ان کی مدد کی ہے۔ اور ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا، جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (اور) جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے ——— اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہی لوگ اللہ کا لشکر ہے (اور) سن رکھو، اللہ کا لشکر ہی فلاح پانے والا ہے۔"

مذکورہ تمام صفات ملتِ اسلامیہ کی فلاح یابی کے لیے لازمی قرار دی گئی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک پر غور فرمائیے۔

اور پھر لفظِ "فلاح" کو بھی پیشِ نظر رکھیے ـــــ اللہ ربّ العزت کی بیان کردہ ان صفات میں سے ہر صفت کا نتیجہ انسانیت کی فلاح کی صورت میں برآمد ہوتا ہے، جسے اسلامی معاشرہ کے کسی خاص فرد یا گروہ سے مخصوص نہیں کیا گیا، بلکہ تاکیداً ہر صاحبِ ایمان مسلمان کے لیے ان صفات کا حامل ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

اسماء اللہ الحسنیٰ کے معانی و دلالات کو پیش کرتے ہوئے میں نے کوشش کی ہے کہ انہیں پڑھنے سمجھنے والے ہر فرد میں روحانی مسرت پانے کی استعداد پیدا ہو، وہ حقیقی زندگی کی دھڑکتی نبضوں سے آشنا ہو سکے ـــــ میں چاہتا تھا کہ اللہ ربّ العزت نے جو کچھ مجھے دیا ہے، اسے سب میں بانٹ دوں ـــــ جو امانت میرے سینے میں موجود ہے، اسے دوسروں تک پہنچا دوں، تاکہ ملتِ اسلامیہ اپنی متاعِ گم گشتہ کو پا سکے ـــــ اسے پھر سے عزت کے سائے نصیب ہوں ـــــ پھر سے اس کی شرافت کے چرچے اور بزرگی کی مدح سرائی ہو ـــــ رفعتِ انسانی، نورِ علم، قیامِ عدل، سچائی کی روشنی، باہمی عزو احترام، مساوات اور پختہ تر ایمان ایسی صفات اسے دوبارہ مل جائیں ـــــ اسلامی اخوت اور مخلصانہ محبت کے سائے تلے سبھی جمع ہو کر ایک دوسرے کا دکھ درد بانٹنے اور "رحماء بینھم" کی لذتوں سے شادکام ہوں ـــــ پوری امتِ مسلمہ مربوط و مضبوط اور متحد ہو ـــــ ان میں باہمی تعاون کا، غمگساری کا ضامن ایسا معاہدہ ظہور میں آ سکے کہ پھر کبھی اس معاہدہ کی شام نہ ہو، کسی بدخواہ کی سازش کامران نہ ہو ـــــ

ملتِ اسلامیہ ایمان و عرفان اور وجدان و ایقان کے پکے ہوئے پھلوں کی لذتوں سے محظوظ ہو ـــــ ناقابلِ تسخیر قوت کی مالک بھی ہو، اور "تمرّد و نخوت، سختی و عصبیت سے مبرا بھی! ـــــ عجز و انکساری کی خوگر تو ہو لیکن افرادی کمی کے ضعف سے دوچار نہ ہو ـــــ گویا وہ اللہ ربّ العزت کے اس فرمان کی کامل و اکمل تصویر ہو:

"اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ" (المائدۃ: ۵۴)

"مومنین پر بہت مہربان اور کافروں پر نہایت سخت"!

میری تمنا ہے کہ اسماء اللہ الحسنیٰ کے مفاہیم و معانی ہر قاری کے لیے اس قدر پُر تاثیر

ثابت ہوں کہ وہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں ایسے کردار کا حامل بن جائے ـــ بارگاہِ ربّ العزت میں میری یہ دعا ہے کہ ملّت اسلامیہ میں باہم دوستی اور محبت مضبوط سے مضبوط تر ہو، سب ایک دوسرے کے غم گسار ہوں، تمام افرادِ ملّت کا نصب العین صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حصول ہو، تمام مسلمانوں کی زندگیوں میں سلف صالحین کے اعمالِ صالحہ کی روح لوٹ آئے، خیر و برکت کی ایسی صبح طلوع ہو کہ پھر کبھی سورج ڈوبنے نہ پائے اور ملّتِ اسلامیہ کا ہر فرد اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی عملی تفسیر بن کر پوری دنیا پر چھا جائے:

"كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ . . . .
بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ۔
ـــــ الآیۃ!   (آلِ عمران : ۱۱۰)

"تم بہترین امت ہو، جو اس لیے پیدا کیے گئے کہ نیک کاموں کا حکم دیتے ہو، بُرے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ رب العزت پر ایمان رکھتے ہو۔"

میں نے اس موضوع کو آسان فہم بنانے کے لیے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے:

پہلی فصل کا عنوان "مدخل الی اسماء اللہ الحسنیٰ" تجویز کیا گیا ہے ـــــ اس کے ضمنی عنوان درج ذیل ہوں گے:

۱۔ اسماء الحسنیٰ کے معنی۔
۲۔ اللہ رب العزت کے ۹۹ نام بحوالہ حدیث۔
۳۔ اسماء اللہ الحسنیٰ کی تفصیل بحوالہ " هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ . . . . !"
۴۔ کیا اسماء اللہ الحسنیٰ ننانوے ۹۹ تک محدود ہیں؟
۵۔ اللہ تعالےٰ کے اسماء بے شمار ہیں!
۶۔ ننانوے ۹۹ کی تخصیص کیوں؟
۷۔ "جو انہیں یاد کرے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا" سے کیا مراد ہے؟
۸۔ اللہ رب العزت کی جلالی اور جمالی صفات۔
۹۔ اسماءِ الٰہیہ اور صفاتِ عالیہ قرآن و حدیث میں!
۱۰۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسماء اور صفات کی معرفت۔
۱۱۔ اسماء اللہ الحسنیٰ کی معرفت اور ان کی اہمیت۔

بعد فصل دوم میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ اسماء اللہ الحسنٰی کے معانی کیا ہیں اور ان کے بارے میں خود اللہ رب العزت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے کیا فرمایا ہے؟

اسماء اللہ الحسنٰی کو ترتیب دینے، اور ان کے معانی ومفاہیم بیان کرنے میں علمی وفکری اعانت کا ماخذ احادیث نبویہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دلائل بیان کرتے وقت قرآن حکیم کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اور اپنی معروضات کی صحت کے اثبات میں تابعینؒ اور ان کے بعد کے علمائے کرام کے ارشادات پیش کیے گئے ہیں ——— طوالت واختصار دونوں سے گریز کیا گیا ہے۔

بارگاہِ الٰہی میں دعا ہے، اے دعاؤں کو قبول کرنے والے، میری اس کتاب کو پرتاثیر بنا، اپنے بندوں کے لیے اسے، زیادہ سے زیادہ نفع رسانی مقدر کر کہ تو ہی بہتر عطا کنندہ ہے ——— آمین!

محمد عجاج الخطیب

(جاری ہے)

درخواست دعائے مغفرت

ملک کے معروف ادیب، اہلحدیث عالم دین مولانا عبدالرحمان عزیز الہ آبادی (خطیب مرکزی مسجد اہلحدیث حسین خانوالہ چک ۸ ینوکی ضلع قصور) کی رفیقہ حیات بعارضہ فالج مورخہ ۱۸ جولائی بروز بدھ وفات پا گئی ہیں ——— انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ نہایت نیک سیرت، پابندِ صوم وصلوٰۃ اور انتہائی مہمان نواز خاتون تھیں مولانا، آپ کے اہلِ خاندان اور آپ کی اولاد کے لیے یقیناً یہ ایک عظیم صدمہ ہے ——— قارئین کرام سے مرحومہ کے لیے جنازہ غائبانہ اور دعائے مغفرت، جبکہ لواحقین کیلئے صبرِ جمیل کی دعا کی درخواست ہے ——— دعا ہے اللہ رب العزت اپنی شانِ کریمی سے مرحومہ کی بشری کمزوریوں سے درگزر فرماتے ہوئے انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دیں ——— آمین! (ادارہ "حرمین")